سوال

(990) عورتوں کا خوشبو لگا کر مساجد میں جانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث میں آیا ہے کہ عورت کو باہر جاتے وقت ایسی خوشبو استعمال کرنا جائز نہیں ہے جس کی مہک بکھرنے والی ہو۔ اگر مسجد جانے کے لیے کوئی ایسی خوشبو استعمال کرے جو اس کی خاص باس دور کر دے جو صابن سے وہ جتی ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اصل بات یہ ہے کہ عورت کے لیے گھر سے باہر جاتے وقت مہک والی خوشبو لگانا جائز نہیں ہے خواہ اس نے مسجد جانا ہو یا کہیں اور۔ نبی علیہ السلام کا فرمان ہے:

أَیُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلَى قَوْمٍ لِيَجِدُوا رِيحَهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ، وَكُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ

''یعنی جو کوئی عورت خوشبو لگا کر نکلے اور کسی قوم کے پاس سے گزرے تاکہ وہ اس کی خوشبو پالیں تو وہ زانیہ ہے اور اس کی طرف متوجہ ہونے والی ہر آنکھ زانیہ ہے۔'' (سنن ابی داود، کتاب الترجل، باب ماجاء فی المراة تنطیب للخروج، حدیث: 4173 وسنن الترمذی، کتاب الادب، باب کراھیة خروج المراة متعطرة، حدیث: 2786 وسنن النسائی، کتاب الزینة، باب مایکرہ للنساء من الطیب، حدیث: 5126 ومسند احمد بن حنبل: 413/4، حدیث: 19726 صحیح ابن خزیمة: 3/91، حدیث: 1681) فضیلۃ الشیخ کے بیان کردہ الفاظ بعینہ ایک ہی روایت میں نہیں مل سکے البتہ یہ الفاظ سنن النسائی اور صحیح ابن خزیمہ کی روایت کے الفاظ کے قریب ہیں۔

اور جہاں تک ہمیں معلوم ہے جسم کی کوئی ایسی باس نہیں ہوتی جو صابن سے دور نہ ہو جاتی ہو، کہ غسل کے بعد مزید خوبشبو کی ضرورت پڑتی ہو۔ اور پھر عورت سے اس بات کا مطالبہ بھی نہیں ہے کہ وہ مسجد جائے بلکہ اس کی اپنے گھر میں نماز مسجد سے کہیں زیادہ افضل ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر700

محدث فتویٰ